طالبانِ علوم نبوت کے لئے دس اصول

حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستیؒ

اوّل: اصلاحِ نیت: نیت کا درست ہونا علم نافع کے حصول کے لئے نہایت ضروری ہے۔امام بخاریؒ نے اپنی کتاب بخاری شریف (جس کے متعلق اکثر علماء کا اتفاق ہے کہ اصح الکتاب بعد کتاب اللہ ہے) کی ابتداء حدیث انما الاعمال بالنیات سے فرما کر اسی فریضہ کی اہمیت کو واضح فرمادیا ہے۔علم دین پڑھنے سے غرض رضاالٰہی، اعلاءِ کلمۃ الحق، دینِ مصطفوی کی خدمت ہو۔دنیاوی وجاہت یا دیگر دنیاوی اغراض مقصود نہ ہوں۔مثلاً لوگ مجھے بڑا عالم، فقیہ، محدّث، مفسّر، خطیب، مناظر کہیں، دنیا میں میری تعریف ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں بلکہ نقصان ہے۔جب علم جیسی دولت عظمیٰ ملنے کے بعد دنیاوی مقاصد کو ترجیح دے گا تو ترقی کے بجائے تنزل کی طرف جائے گا۔حصولِ علم کا مقصد رضائے مولا ہو تو شیطان لعین جو انسان کا دشمن ہے وساوس ڈال کر نیت کو فاسد اور اخلاص کو خراب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔اس سے محفوظ رہنے کے لئے ہر طالب دین سبق پڑھنے ومطالعہ وتکرار سے قبل یہ وظیفہ ''اللہ حافظی، اللہ ناصری، اللہ ناظری اللہ محیی'' سات یا اکیس دفعہ پڑھ لے۔انشاء اللہ وساوس شیطانی سے مامون رہے گا۔

دوئم: علوم دینیہ میں کامیابی کے لئے پڑھے ہوئے پر عمل کرنا بھی بے حد ضروری ہے، جو کچھ پڑھے اُس پر عمل کرے گا تو قربِ الٰہی میں ترقی ہوگی۔ارشادِ خداوندی ہے ''فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً'' جو دیدارِ خداوندی کا خواہشمند ہے کثرتِ اعمالؒ صالحہ کا التزام کرے اور ہمارے اسلافؒ نے کام شروع کیا۔طالبِ قرآن اور مجاہدِ اسلام بن کر انہوں نے اپنی زندگی کو قرآن مجید کے تابع بنادیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنا علم عطا فرمایا کہ عرب وعجم کے علماء اور تمام دنیا والے حیران رہ گئے، یہ سب کچھ علم پر عمل کرنے کی بدولت تھا۔

سوئم: دین نام ہی ادب کا ہے۔ہر طالب علم کو چاہئے کتابوں کا، اساتذہ کرام کا ادب کرے۔والدین کا ادب، پیرومرشد کا ادب بلکہ ہر بڑے اور بزرگ کا ادب ملحوظِ خاطر رکھے۔''بے ادب بے نصیب، باادب بانصیب'' ''ادب تاج است از فضلِ

الٰہی"۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں: جب طالب العلم ان تمام کا ادب ادا کرے گا تو ان کی دعائیں ان کے ساتھ ہوں گی اور جب اساتذہ، والدین، پیرومرشد اور کتابوں کی دعائیں اس کے ساتھ ہوگی تو کامیابی اس کے قدم چومے گی۔ حضرت امام اعظمؒ کا واقعہ ہے۔ استاذ کے مکان کی طرف پاؤں پھیلا کر بھی نہیں بیٹھتے تھے۔ حضرت علامہ انورشاہ کشمیریؒ کے متعلق مشہور ہے کہ حاشیہ اگر کتاب کی الٹی طرف ہوتا تو خود کتاب کے اردگرد چکر لگا کر پڑھتے تھے۔ کتاب کو الٹا نہیں کرتے تھے۔ طلباء کو اپنے اسلافؒ کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیے۔ دیکھو انہوں نے ادب کیا تو علم جیسی دولت عظمیٰ سے نوازے گئے اور حصہ وافر لے گئے۔ حضرت علیؓ کا قول ہے من علمنی حرفاً فھو مولای. شعائر اللہ کا ادب بھی ضروری ہے۔ شعائر اللہ کی توہین نہ خود کرے نہ کسی کو کرنے دے۔ شعائر جمع شعیرہ کی ہے۔ شعیرہ بمعنی نشانی یعنی ہر وہ چیز جس سے خدا کی دین کی عظمت معلوم ہو، وہ شعائر اللہ میں داخل ہے لیکن شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ شعائر اللہ مشہور چار ہیں۔ (۱) کتاب اللہ (۲) رسول اللہؐ (۳) بیت اللہ (۴) صلوٰۃ اللہ تعظیم شعائر اللہ کے التزام سے حافظہ و ذہانت میں ترقی ہوتی ہے اور قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

پہلی نشانی: کتاب اللہ ہے یہ ایسی کتاب ہے کہ اقوام عالم کے فصحاء و بلغاء اس کے مقابلہ میں عاجز آ گئے۔ دینی تعلیم پڑھنے کے لئے ضروری ہے کہ قرآن مجید کا ادب کرے، اس کے الفاظ و معانی و مطالب کی تعظیم کرے۔ اگر اس کی بے ادبی ہوئی تو خطرہ ہے کہ یہ دولت بھی چھین نہ لی جائے اور جو اس کے نظام کے علاوہ نظام لانا چاہے گا اس کی بھی خیر نہیں۔

دوسری نشانی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: علم دین حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دل میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم ہو اس سے قرب الٰہی اور عزت و ایمان میں زیادتی ہوگی۔ آپ ﷺ کی بے ادبی سے خطرہ ہے کہ ایمان کی دولت بھی سلب نہ کر لی جائے۔ اللہ تو رب العالمین ہیں۔ حضور ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں۔ ﴿وما ارسلناک الا رحمة للعالمین﴾

حضور ﷺ نے تعظیم کا معیار بھی بتا دیا کہ افراط و تفریط نہ ہو، فرمایا تعظیم حد سے زیادہ بھی نہ ہو۔ جیسے حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کو دیکھ کر حضرت عیسیٰؑ کو ابن اللہ اور بعض نے خدا بنا دیا، فرمادیا کہ مجھے ان کی طرح خدا سے نہ ملانا "انما انا عبد اللہ ورسولہ" میرے متعلق عقیدہ یہ رکھو کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا سچا رسول ہوں یعنی مجھے خدا نہ سمجھنا بلکہ اس کا برگزیدہ رسول اور آخری نبی سمجھنا۔

تیسری نشانی: بیت اللہ:...... مسجد حرام جو خدا تعالیٰ کا گھر ہے۔ اس کی تعظیم بھی طالب علم کے لئے ضروری ہے۔ بیت اللہ کی بے ادبی سے بھی خطرہ ہے کہ ایمان کی دولت سینوں سے نہ چلی جائے۔ تاریخ گواہ ہے جس نے بیت اللہ کی تعظیم کی وہ کامیاب ہوا جس نے بے ادبی کی وہ نامراد ہوا۔ اصحاب فیل کا واقعہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ تشریح بھی ہے، اشارہ کافی ہے۔

چوتھی نشانی: صلوٰۃ اللہ: صلوٰۃ اللہ...... التزام تعظیم نماز ہے۔ یعنی نماز میں دائیں بائیں نہ دیکھے۔ یہ بھی بے ادبی میں شمار ہے۔ صفوں کو درست کرے، نماز میں دھیان صرف اللہ کی طرف ہو، چھینک اور جمائی لینے سے احتراز کرے۔ کپڑوں اور اعضائے بدن سے مت کھیلے۔ یہ سب آداب صلوٰۃ میں سے ہیں۔

اور طالب دین کے لئے ضروری ہیں۔ تکبر جیسے موذی مرض سے اجتناب کرے۔ زیورِ تواضع سے اپنے آپ کو آراستہ کرے کیونکہ فرمان ہے۔ جو شخص تواضع کو اپناتا ہے خدا اس کو بلند مقام عطا فرماتا ہے۔ تو اگر علم میں بلند مقام چاہتے ہو تو اپنے میں تواضع کو پیدا کرو۔ علم ناز بھرا محبوب ہے۔ نیاز کرو گے تو ہاتھ آئے گا ورنہ یونہی ترستے رہو گے۔ علم کی ایک بوند بھی نصیب نہ ہوگی۔ صمد رب کی صفت ہے جو بے نیاز ذات ہے۔ اگر اس دولت کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو پہلے خاک ہونا پڑے گا۔ پھر بے نیاز ذات مہربانی فرمائے گا تو علم کی دولت سے مالا مال کردے گا۔ مطالعہ بھی چٹائی پر بیٹھ کر کرنا چاہئے، چارپائی اور کرسی وغیرہ پر مطالعہ وتکرار سے احتراز کیا جائے۔ ہر وقت سر پر ٹوپی یا رومال یا پگڑی رکھے۔ کسی وقت سر ننگے نہ چلے نہ پھرے۔ دوسروں کو اپنے سے اچھا سمجھے، ان چیزوں کا خیال ضروری ہے۔

چہارم: طالب علم کو چاہئے کہ غفلت اور سستی وکاہلی کو اپنے قریب نہ آنے دے۔ رات دن کوشش کرے۔ محنت سے کام لے کامیاب ہوجائے گا۔ "من جد و جد" اللہ تعالیٰ محنت کرنے والے کی محنت کو ضائع نہیں فرماتے۔ انسان کا کام رات دن کوشش کرنا ہے۔ جتنی زیادہ کوشش کرے گا اتنا ہی زیادہ کامیابی سے ہمکنار ہوگا۔ زیادہ کھانے پینے سے غفلت پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے قلۃ الاکل والنوم ضروری ہے۔ کسی عارف نے کہا۔

اندرون از طعام خالی دار تا درو نُور معرفت بینی

نورِ معرفت حاصل کرنے کے لئے پیٹ کو طعام سے خالی رکھنا ضروری ہے۔ شب بیداری علم وعمل کا بلند مقام حاصل کرنے کے لئے نسخہ کیمیا ہے۔ حضرت علیؓ کا قول ہے کہ طالب علم کے لئے پرہیزگاری کا التزام اور کثرتِ نوم وکثرتِ طعام سے احتراز ضروری ہے۔ رات کو خوب مطالعہ کرے۔ پھر سرسری نظر سحری کے وقت دوبارہ مطالعہ کرے۔ کیونکہ رات کے آخری حصہ میں مطالعہ کرنے کی بہت سی برکات ہیں اور طالب علم کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ دورانِ تعلیم دُنیوی مشاغل کو کم کردے۔ یکسوئی کے ساتھ تعلیمی کام میں مصروف رہے، کیونکہ تعلیم کے لئے یکسوئی بھی ضروری ہے۔ اپنے ذہن کو تمام کاموں سے فارغ کرکے صرف تعلیم کی طرف متوجہ کرے گا تو کامیابی سے جلد نوازا جائے گا۔

پنجم: طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ نیک لوگوں کی صحبت کا التزام کرے اور ظالموں کی صحبت سے اجتناب کرے۔ اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنے سے علم کی اور دین کی عظمت معلوم ہوتی ہے تو علم حاصل کرنے کا شوق زیادہ ہوگا۔ اہل اللہ کی صحبت میں دل کی صفائی میسر ہوتی ہے۔ نفس سرکش کی سرکوبی ہوتی ہے۔ تقویٰ وپرہیزگاری سے آراستہ ہوگا تو علم آسانی سے حاصل ہوگا۔ جو جس جماعت کو پسند کرے گا وہ ان میں سے ہوگا کسی نے کہا کہ

صحبت صالح ترا صالح کند صحبت طالح ترا طالح کند

میرا یقین ہے بزرگوں کی صحبت اور اہل اللہ کے فیض سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ کتابوں سے بھی حاصل نہیں ہوتا ہے۔

نہ کتابوں سے نہ وعظوں سے نہ زر سے پیدا دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

لیکن بزرگ ہوں حضرت شیخ الہندؒ، حضرت دین پوریؒ، حضرت امروٹیؒ، حضرت ہالیجویؒ، حضرت مدنیؒ، حضرت لاہوریؒ جیسے صاحب دل اور اہل اللہ، جب سے نوجوان مولوی صاحبان نے بزرگوں کی مجالس سے دوری اختیار کی ہے۔ ان کے علم پند ونصائح کا اثر بھی ختم ہو چکا ہے۔

ظالموں کی صحبت سے اجتناب بھی ہر طالب علم کے لئے ضروری ہے۔ کفر، بدعت، شرک، رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا انکار، صحابہ کے معیارِ حق ہونے کا انکار اور ان پر سب وشتم بھی ظلم عظیم ہے۔ لہٰذا کفار مشرکین، مبتدعین، منکرین ختم نبوت، دشمنان مجتہدین، دشمنانِ صحابہ کی مجالس سے احتراز ضرور کرے۔ اس سے بھی علم سے محرومی کا خطرہ ہے۔ جس مجلس میں اللہ رب العزت، رسول اللہ ﷺ کے جانثار یاروں کی اور آپ کے متبعین علماء حق کی بے ادبی ہوتی ہو یا ان کے خلاف زہر پھیلایا جاتا ہو، تمام مسلمانوں کو بالعموم اور طلباء وعلماء کو بالخصوص ایسی مجالس سے کنارہ کش رہنا نہایت ضروری ہے ورنہ خطرہ ہے کہ بے غیرت بن کر ان کی لغویات سُننے کی وجہ سے دیا ہوا سب کچھ چھین نہ لیا جائے۔ بُروں کی مجالس وصحبت سے بُرائی کا شوق ہوتا ہے۔ بدعملیوں کی طرف دل راغب ہوتا ہے۔ دل میں اسلام کے متعلق کمزوری پیدا ہوتی ہے اور جو دل ان موذی امراض کا مریض ہو اس میں علم اور نور معرفت کا آنا محال ہے تو اس لئے طالب العلم والمعرفت کو بُروں کی مجلسوں سے بچنا لازمی ہے۔

ششم: ہر طالب علم کے لئے فرض ہے کہ تمام بُرے اعمال بُری عادات سے احتراز کرے۔ حسد، کینہ، غیبت، فحش فعل وکلام، خلاف شرع حرکات وسکنات اور لایعنی باتوں سے بچے۔ ان سے بچے گا تو علم میں ترقی ہوگی۔ حافظہ ذہانت میں بھی ترقی ہوگی۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔

کسی بزرگ کا قول ہے، کہ طالب علم کے لئے پرہیزگاری، تقویٰ من اللہ ضروری ہے، جب انسان کے اخلاق واعمال وعادات خراب ہو جاتے ہیں تو ان کی نحوست سے دل سیاہ اور پلید ہو جاتا ہے۔ تو سیاہ پلید دل میں خُدا کے علم کا نور کا آنا محال ہے، اس لئے علم کے طلبگار کے لئے اخلاق قبیحہ سے بچنا ضروری ہے۔ اور اپنی نگاہ کی بھی حفاظت کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "ایمان والوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھو۔ کسی غیر محرم کی طرف نگاہ اُٹھا کر نہ دیکھو اور فضول کلام سے بھی اجتناب کرے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: عام طور پر طلباء فارغ اوقات فضول باتوں میں ضائع کر دیتے ہیں اس کا نتیجہ بہت ہی بُرا ہوتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں:۔ (یہ حدیث اگرچہ موقوف ہے لیکن مرفوع کے حکم میں ہے) کثرتِ کلام اور فضول باتوں کا انجام نار ہے اس لئے تمام افعال قبیحہ اور بیجا نظر اور فضول باتوں سے احتراز کرے۔ یہ ہر طالب علم کے لئے فرض کا درجہ رکھتی ہے۔

ہفتم: ہر طالب علوم دینیہ کے لئے ضروری ہے ہیں کہ پانچ وقت نماز کا اہتمام کرے۔

اللہ نے فرمایا "اقیمو الصلوٰۃ" نماز کے نظام کو قائم کرو۔ یوں نہیں فرمایا کہ نماز پڑھ لیا کرو، جہاں خیال آئے کبھی حجرہ میں، کبھی مسجد میں، کبھی جماعت سے، کبھی بغیر جماعت کے بلکہ نماز کے نظام کو قائم رکھنے کی تاکید کی گئی ہے کہ مسجد میں پانچوں

وقت پابندی کے ساتھ اذان کہی جائے۔وضو کرکے سب مسجد میں ادب کے ساتھ "اللّٰھُمَّ افتح لی ابواب رحمتک" پڑھ کر داخل ہوں، نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ نماز سنت ادا کرکے پھر فرض نماز کے انتظار میں ذکر اللہ میں مشغول رہے۔دُنیوی باتوں سے احتراز کرے۔ پھر نماز باجماعت ادا کرے اور کوشش کرے کہ تکبیر تحریمہ فوت نہ ہونے پائے۔نماز کی تاکید قرآن واحادیث میں کثرت سے کی گئی ہے، نماز کو باقاعدگی سے قائم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں اور خوشی میں آکر مشکلات آسان فرمادیں گے۔نماز کے بعد جو دعا مانگو گے، قبول فرمائیں گے، نیز تلاوتِ قرآنِ مجید کا التزام کریں۔

اس کا کوئی وقت مقرر نہیں، ہر وقت پڑھتے رہو۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ پوچھا گیا: تو فرمایا کہ الفاظ پڑھنے کی دس نیکیاں ملتی ہیں۔اگر معانی مطالب سمجھ کر پڑھے تو زیادہ ثواب ملے گا۔ بہر حال روزانہ تلاوتِ کلام کا التزام سارے دن کے اسباق کے مطالعہ اور استاد کی تقریر کا سمجھنا آسان ہوگا اور علم میں برکت ہوگی۔آج کل طلباء قرآن وحدیث کی طرف توجہ کم دیتے ہیں۔منطق، فلسفہ، ریاضی وغیرہ کی طرف توجہ زیادہ۔ حالانکہ اسلاف ؒ نے ان فنون کی کتب کو شامل درس اس لئے فرمایا تھا کہ یہ آلہ ہیں قرآن وحدیث کو سمجھنے کا۔لیکن آج مقصودِ اصلی کی طرف توجہ نہیں دیتے اور غیر مقصود پر ساری زندگی صرف کردی جاتی ہے۔ بعض ایسے فارغ التحصیل طالب علم بھی ملتے ہیں جن کو ایک آیت کا صحیح ترجمہ نہیں آتا، اس لئے قرآن مجید کی تلاوت اور اس کے معانی ومطالب کی طرف دھیان کرنا اور اس کی اشاعت میرے نزدیک جہادِ اکبر ہے۔

طلباء کے لئے اوراد ضروریہ میں سے التزام ذکر اللہ بھی ہے۔ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے خدا کی یاد دل میں، خُدا کا نام زبان پر جاری ہو۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضور اکرم ﷺ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہتے تھے۔نماز کے اوقات مقرر ہیں۔ ذکر اللہ کا کوئی وقت مقرر نہیں۔ ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہو زبان سے یا دل سے۔

اللہ کا ذکر بہت بڑی دولت ہے جس کو نصیب ہو جائے کامیاب ہو گیا۔ارشاد خاتم الانبیاء ﷺ ہے اللہ کا ذکر کرنے والا زندہ اور نہ کرنے والا مُردہ کی مانند ہے۔ارشاد سید الرسول ﷺ ہے جو شخص دل کی صفائی اور قلب کو روشن کرنا چاہتا ہے اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرے، دل روشن اور صاف ہوگا۔تو علم کا حاصل کرنا سہل ہو جائے گا۔ دینِ الٰہی کے طالب کے لئے ضروری ہے کہ دعا من اللہ کا بھی التزام کرے۔ارشاد باری ہے۔مانگنا تمہارا کام دینا میرا کام تمہارے مانگنے کی دیر ہے میرے دینے کی دیر نہیں۔ حضور اکرم ﷺ بھی ہر وقت دعا فرمایا کرتے تھے۔رب زدنی علما تو اللہ نے محبوب کی دعا کو قبول فرمایا۔اب قیامت تک آپ کے علم میں ترقی ہوتی رہے گی، اس لئے ہر طالب ہر نماز کے ساتھ ہر وقت دعا کا التزام کرے۔سبق مطالعہ تکرار سے پہلے تین دفعہ درود شریف پڑھے۔سات دفعہ "سبحانک لاعلم لنا الاما علمتنا انک انت العلیم الحکیم" پھر سات دفعہ "رب شرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی" سات دفعہ رب زدنی علما آخر میں پھر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کرے تو انشاء اللہ علم میں، حافظہ میں ذہانت میں، ترقی ہوگی۔

ہشتم: اہتمام مطالعہ: ہر طالب کو چاہیئے کہ جو کتاب شروع کرے۔رات اور سحری کو مطالعہ کا التزام کرے۔مطالعہ کرتے

وقت پہلے عبارت کے الفاظ پر غور کرے، صیغہ جات معلوم کرے۔اس کے ساتھ الفاظ کی تصحیح ہوگی۔ معانی ومطالب میں مدد ملے گی۔ پھر ترکیب کا خیال کرے۔اس کے ساتھ معانی ومطالب آسانی سے سمجھ آسکیں گے۔اس کے بعد سلیس معانی ومطالب کی طرف دھیان کرے اور باقاعدہ پورا حاشیہ پڑھے اور اگر ہوسکے تو اس فن کی پہلی کتاب میں بھی اس مقام کو دیکھ لے۔ مثلاً کوئی طالب علم شرح جامی پڑھتا ہے تو کافیہ کے اس مقام کو دیکھ لے تاکہ اجمالی خاکہ ذہن نشین ہوجائے۔ مطالعہ کے ساتھ مشکل کتاب کے حل کرنے کا ملکہ اور کتاب دانی کا ملکہ حاصل ہوتا ہے۔ طالب علم کوشش کرے کہ کبھی بغیر مطالعہ کے سبق نہ پڑھے، کیونکہ بغیر مطالعہ کے سبق پڑھے گا تو سبق میں بے جا سوال کرنے کی وجہ سے شرمسار ہوگا۔ تجربہ یہی ہے کہ مطالعہ نہ کرنے والے طلباء ہمیشہ علم سے محروم رہتے ہیں۔اس لئے تعلیم کے لئے مطالعہ بہت ضروری ہے مطالعہ کے بعد اچھی طرح استاذ کی تقریر کو سبق میں سمجھے حتی کہ تشفی ہوجائے۔ پھر ہم درس ساتھیوں کے ساتھ اور علیحدہ بھی سبق کا بار بار تکرار کرے۔ ہر روز اسی دن کے اسباق کو دہرائے اور ہفتہ کے بعد پورے ہفتہ کے اسباق دہرائے اور خصوصی واہم مقامات کو یاد کرنے کے بعد قلمبند کرلے جس مسئلہ میں تردد ہو، اس کو ادب ملحوظ رکھتے ہوئے اُستاد سے ضرور پوچھے۔اس میں شرم قطعاً محسوس نہ کرے۔

نہم: التزام استقلال: تعلیم میں، استقلال بھی نہایت ضروری ہے۔ کرامت سے استقامت بڑی دولت ہے۔ دل لگا کر استقلال واستقامت کے ساتھ پڑھے، یہ نہ ہو کہ کبھی اسباق میں حاضر ہو، کبھی نہ ہو۔

اسباق میں ناغہ خطرناک آفت ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شوق میں کمی ہوجاتی ہے۔ پڑھائی سے دل گھبرانے لگتا ہے، پڑھا ہوا بھول جاتا ہے۔ اور "آفة العلم النسیان" علم کو پڑھ کر بھلا دینا بہت بڑی آفت ہے۔اس لیے ہر طالب کے لئے ضروری ہے کہ بلاناغہ باقاعدہ ہمت سے محنت سے پڑھائی میں لگا رہے ان شاء اللہ ضرور کامیاب ہوگا اور استقلال ایسا ہو کہ مرتے دم تک ساری زندگی علم حاصل کرتا رہے۔

دہم: معرفة فضائل العلم و النتائج: یعنی علم دین کی فضیلت اور اس کے نتائج معلوم کرے تاکہ علم حاصل کرنے میں شوق زیادہ ہو۔ اور علم حاصل کرنے میں اگر تکالیف بھی آئیں تو ان کو بطیب نفس برداشت کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ علم بڑی قیمتی متاع ہے۔ ایسی وفادار دولت کہ کوئی رہزن اسے لوٹ کر چرا نہیں سکتا اور اس کو جتنا خرچ کیا جائے کم ہونے کی بجائے زیادہ ہوتا ہے۔ شیطان لعین کے مقابلہ کے لئے علم جیسا مضبوط ہتھیار کوئی نہیں۔اس لئے فرمایا علم کے ہتھیار کی بدولت ایک فقیہ عالم ہزاراَن پڑھ عابدوں سے شیطان پر زیادہ قوی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔اس حدیث میں علم کی فضیلت کا بیان ہے کہ علم کی وجہ سے عالم کی شان عابد غیر عالم پر اتنی بلند ہے جتنا رسول اکرم ﷺ کی شان عام امتی سے بلند ہے۔ اور نتیجہ علم سعادت دارین ہے۔ دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک علماء کی شان تمام لوگوں سے زیادہ ہے اور آخرت میں بھی ان کا رتبہ بلند ہے۔ تلک عشرة کاملة

☆☆☆